عہد نبوی ﷺ کے فعال منافقین: ایک تحقیقی مطالعہ

THE LEADING HYPOCRITES IN THE PROPHETIC ERA: A RESEARCH STUDY

باچار حمٰن*

ڈاکٹر محمد زبیر**

ABSTRACT

The hypocrites were belonged to the Arab tribes of Madinah, Banu Aws and Banu Khizraj. The exact number of hypocrites is not known; however, it is speculated that they may number in the hundreds but they cannot be counted in the thousands. The Banu Khizraj were a larger tribe than the Banu Aws in terms of manpower and numbers. That was the reason the majority of hypocrites belonged to the Banu Khizraj, yet this majority of hypocrites were unknown, Except Abdullah bin UbayeKhizraji and Al-Jad bin QaysKhizariji who came to the fore because of their hypocrisy, On the contrary the hypocrites of Banu Aws become famous and their names and circumstances are also found in in the books of history.

KEYWORDS: hypocrites, belonged, Arab tribes, Banu Aws, Banu Khizraj, speculated, hypocrisy

تعارف

مسئلہ نفاق اسلام میں پہلی مرتبہ اس وقت سامنے آیا جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی کیونکہ مکہ میں کسی قسم کا نفاق (اعتقادی و عملی) نہیں تھا۔ منافقین کا تعلق یہودیوں اور عربوں دونوں طبقات سے تھا ہجرت مدینہ کے بعد ہی یہ گروہ منافقین کے نام سے موسوم ہوا غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی دیکھتے ہوئے اس گروہ (منافقین) نے بھی اپنے اسلام کا اظہار کیا۔[۱] مدینہ کے عرب قبائل اوس و خزرج سے ان منافقین کا نسبی تعلق قائم تھا۔[۲]

منافقین کی تعداد

منافقین کی مکمل تفصیل کسی ماخذ میں دستیاب نہیں ہے، اوّلین تاریخی ماخذ میں منافقین کے کچھ نام مل جاتے ہیں۔

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تاریخ اسلام، گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج جنگل شاہ کیماڑی، کراچی bacharehman1974@gmail.com

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ تاریخ اسلام، جامعہ کراچی، کراچی mhzubair@edu.uok.pk

ابن کثیر نے البدایہ و النہایہ اور ابن ہشام نے سیرت النبی کامل میں تقریباً ۳۵ منافقین کے نام لکھے ہیں۔ زیادہ تر منافقین کا تعلق اوس و خزرج کے قبائل سے تھا اور لگ بھگ آٹھ افراد بنو قینقاع سے تھے جیسا کہ ابن ہشام کا بیان ہے کہ بقول ڈاکٹر محمد یسین مظہر صدیقی کے "یہ طبقہ یہودیوں اور عربوں دونوں پر مشتمل تھا"[۳] منافقین کی مکمل تعداد کے بارے میں قیاساً یہ کہا جاسکتا ہے کہ منافقین کی تعداد ہزاروں میں تو نہیں تاہم سینکڑوں میں ہو سکتی ہے کیونکہ سیرت کے ماخذات سے پتہ چلتا ہے کہ غزوہ اُحد کے موقع پر رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبیَ اپنے ۳۰۰ ساتھیوں کو لے کر مدینہ واپس چلا گیا تھا۔[۴] نیز غزوہ بنو مصطلق ۶ھ کے موقع پر پہلی بار ان کی بڑی تعداد شریک ہوئی تھی۔[۵] غزوہ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے اور مسجد نبوی ﷺ میں بیٹھ گئے تو ۸۰ سے زائد منافقین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی عدم شرکت پر عذر پیش کرنے اور مجبوری کا اظہار کرنے لگے۔[۶] محمد شمیم اختر قاسمی صاحب رقمطراز ہیں کہ عبداللہ بن اُبیَ کی قیادت میں منافقین کی تعداد تین سو مرد اور ستر خواتین پر مشتمل تھے۔[۷]

مشہور منافقین

ابن ہشام نے جن اوس و خزرجی اور یہودی نژاد منافقین کا ذکر کیا ہے ان کے نام اور مختصراً تفصیل حسب ذیل ہیں۔

قبیلہ اوس کے منافقین

قبیلہ اوس کے منافقین میں زوی بن حارث، جلاس بن سوید بن صامت، حارث بن سوید بن صامت، بجاد بن عثمان، نبتل بن حارث، ابو حبیبہ بن الازعر، عباد بن حنیف، جاریہ بن عامر، ابو عامر راہب، مربع بن قینطیٰ، اوس بن قینطی، ضحاک بن ثابت، ودیعہ بن ثابت، بشیر بن اُبیرق، کنانہ بن صوریا، حاطب بن اُمیہ، خذام بن خالد، قزمان (حلیف بنو ظفر)، ثعلبہ بن حاطب، معتب بن قشیر، زید بن جاریہ، مجمع بن جاریہ، بشر، رافع بن زید، اور ابو طعمہ وغیرہ قابل ذکر ہیں جن میں سے سرکردہ منافقین کا مختصراً احوال حسب ذیل ہے۔[۸]

۱۔ زوی بن حارث

زوی بن حارث کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو لوذان سے تھا۔[۹] اس کا تعلق منافقین کے اُس گروہ سے تھا جو مسجد میں آکر مسلمانوں کا مذاق اُڑاتے تھے حالانکہ اس کا بھائی صحابی کے منصب پر فائز تھا ایک بار یہ مسجد میں مسلمانوں کی تضحیک کر رہا تھا تو اس کے بھائی نے اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "تجھ پر شیطان اور شیطانی باتوں کا غلبہ ہے" اور سختی سے اسے پکڑ کر مسجد سے باہر نکال دیا۔[۱۰]

۲۔ جلاس بن سوید بن صامت

جلاس بن سوید بن صامت کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو حبیب بن عمرو بن عوف سے تھا۔ اس کا نسب نامہ یہ ہے ، جلاس بن سوید بن صامت بن خالد بن عطیہ بن حوط بن حبیب بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس[(۱۱)] جلاس کے والد سوید بن الصامت اپنی قوم میں کامل کے لقب سے مشہور تھے[(۱۲)] جلاس بن سوید کا شمار اہم سر کردہ منافقین میں ہوتا تھا۔ پہلی مرتبہ اس کا ذکر ۹ھ میں نظر آتا ہے ابن کثیر کا بیان ہے کہ جلاس بن سوید وہ شخص تھا جس نے نہ صرف غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے انکار کیا بلکہ اس کی شدید مخالفت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے متعلق کہا تھا "اگر یہ شخص سچا ہو تو مجھے شریر ترین گھوڑے سے بھی شریری سمجھ لینا۔"[(۱۳)] ابن ہشام رقمطراز ہے کہ جلاس ہی وہ شخص ہے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں نہیں گیا تھا اور کہا تھا کہ "اگر یہ شخص اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو پھر ہم گدھوں سے بھی بدتر ہیں" نوجوان صحابی رسول ﷺ عمیر بن سعدؓ جلاس کی یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جلاس کے کہے ہوئے کلمات آپ ﷺ سے بیان کر دیئے۔ جلاس کو پتہ چلا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر قسمیں کھانا شروع کر دیں کہ "عمیر بن سعدؓ مجھ پر جھوٹا الزام لگا رہا ہے اور جو بات کہہ رہا ہے وہ میں نے ہرگز نہیں کہی۔"[(۱۴)] اور اسی جلاس کے متعلق قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی "یہ (منافقین) اللہ کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی حالانکہ انہوں نے ضرور وہ کافرانہ بات کہی۔"[(۱۵)] ابن اسحاق کے بقول کہ عام طور پر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اس کے بعد جلاس نے توبہ کر لی اور اس کی توبہ ایسی سچی تھی کہ اپنے اسلام اور بھلائی کی وجہ سے مشہور ہو گیا۔[(۱۶)]

۳۔ حارث بن سوید بن صامت

حارث بن سوید کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو حبیب سے تھا یہ جلاس بن سوید کے بھائی اور سوید بن صامت کا بیٹا تھا اور یہ اہم سر کردہ منافقین میں بھی شامل تھا۔ غزوہ اُحد کے موقع پر صحابی رسول مجذر بن زیاد بلوی کو شہید کرنے کے بعد یہ کردار سامنے آیا۔ واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ ہجرت مدینہ سے چند سال پہلے قبیلہ اوس و خزرج کے درمیان ایک جنگ کے دوران مجذر بن زیاد بلوی نے سوید بن صامت کو قتل کر دیا تھا۔ غزوہ اُحد کے موقع پر حارث بن سوید مشرکین مکہ کے خلاف مسلمانوں کے ساتھ جنگ میں شریک تھا لیکن یہ اندر سے منافق تھا اور اپنے باپ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے اس جنگ میں شریک ہوا۔ اس لیے یہ غزوہ اُحد کے دوران اپنے باپ کے قاتل مجذر کی تاک میں رہا اور ایک موقع پر اسے غافل پا کر شہید کر دیا۔[(۱۷)]

رسول اللہ ﷺ نے عمر فاروقؓ کو حکم دیا تھا کہ اگر وہ حارث بن سوید پر قابو پالیں تو اُس کو قتل کر دیں، تاہم وہ مدینہ

سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور مکہ میں ہی رہنے لگا بعد ازاں اپنے بھائی جلاس بن سوید کے ذریعے اپنی توبہ کے لئے کہلوایا کہ وہ اپنی قوم میں واپس آنا چاہتا ہے۔[۱۸] تاہم رسول اللہ ﷺ کے حکم پر مسجد قبا کے دروازے پر عویم بن ساعدہؓ نے حارث بن سوید کی گردن ماردی۔[۱۹]

۴۔ بجاد بن عثمان

بجاد بن عثمان کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو ضبیعہ سے تھا بجاد کا نسب نامہ کچھ اس طرح سے ہے کہ بجاد بن عثمان بن عامر بن مجمع بن العطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس[۲۰] بجاد بن عثمان اُن بارہ منافقین میں شامل تھا جنہوں نے مسجد ضرار کی تعمیر کی تھی۔[۲۱]

۵۔ نبتل بن حارث

نبتل بن حارث کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو لوذان بن عمرو بن عوف سے[۲۲] یا قبیلہ اوس کی شاخ بنو ضبیعہ سے بتایا ہے اور ابن سائب کلبی نے اس کا نسب نامہ یوں تحریر کیا ہے کہ نبتل بن حارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس[۲۳] نبتل بن حارث کا شمار مشہور منافقین میں ہوتا تھا۔[۲۴] نبتل ہی وہ شخص تھا جو چپکے چپکے رسول اللہ ﷺ کی باتیں سن کر دوسرے منافقین کو سنایا کرتا اور کہتا تھا کہ اسے اس کی اجازت ملی ہوئی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ستائے۔[۲۵] اس نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق کہا تھا کہ "یہ شخص (یعنی محمد ﷺ) تو کان کا بہت کچا ہے جو کچھ بھی اس کے سامنے بیان کرتا ہوں اس کو سچ سمجھ لیتا ہے اور فوراً تسلیم کر لیتا ہے۔"[۲۶] نبتل کے اسی قول کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی "ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص تو کانوں کا بہت کچا ہے۔"[۲۷] نبتل بن حارث کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے صاف فرمادیا تھا کہ "اگر کوئی شیطان کو دیکھنا چاہتا ہے تو اسے دیکھ لے" بالفاظ دیگر "جسے شیطان کو دیکھنے کی خواہش ہو اسے چاہیے کہ وہ نبتل بن حارث کو دیکھ لے۔"[۲۸]

نبتل بن حارث رسول اللہ ﷺ کے پاس آتا اور رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کرتا اور گفتگو سننے کے بعد ہر بات دوسرے منافقین تک پہنچا دیتا تھا۔ جبرائیلؑ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور بیان کیا کہ "آپ ﷺ کے پاس ایک ایسا شخص آتا ہے جس کے لمبے لٹکے ہوئے سیاہ ہونٹ، پراگندہ بال اور پچکے ہوئے گال ہیں دونوں آنکھیں ایسی سرخ کہ محسوس ہوتا ہے جیسے پیتل کی دو ہانڈیاں ہیں اس کا جگر گدھے کے جگر سے بھی زیادہ سخت ہیں باتیں منافقین تک پہنچاتا ہے اس لیے آپ ﷺ اس سے احتیاط فرمائیں۔"[۲۹] لوگوں کے بیان کے مطابق یہ شکل و صورت نبتل بن حارث کی تھی۔

۶۔ابو حبیبہ بن الازعر

ابو حبیبہ بن الازعر کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو ضبیعہ سے تھا۔ان کا شمار نامور منافقین میں ہوتا تھا بالخصوص اُن بارہ منافقین میں سے تھا جنہوں نے مسجد ضرار کی تعمیر میں حصہ لے کر اس کی تعمیر مکمل کرائی۔(۳۰)

۷۔عباد بن حنیف

عباد بن حنیف کا شمار مشہور منافقین میں ہوتا تھا آپ کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو حنش سے تھا اور اس کا نسب نامہ کچھ یوں ہے کہ عباد بن حنیف بن واھب بن الحکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو بن حنش بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس (۳۱) عباد بن حنیف منافقین کے اُس بارہ رُکنی گروہ سے تعلق رکھتا تھا جنھوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔(۳۲)

۸۔جاریہ بن عامر

مشہور منافقین کی فہرست میں جاریہ بن عامر کا نام بھی شامل تھا آپ کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو ضبیعہ سے تھا جبکہ نسب نامہ یہ ہے جاریہ بن عامر بن مجمع بن العطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس (۳۳) جاریہ اُن بارہ منافقین میں سے ایک تھا جنہوں نے مسجد ضرار کی تعمیر میں حصہ لے کر اُس کی تعمیر کو ممکن بنایا۔(۳۴)

۹۔ابو عامر راہب

ابو عامر کا شمار قبیلہ اوس کے سر کردہ منافقین میں ہوتا تھا آپ کا اصل نام عبد عمرو بن صیفی تھا اور آپ کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو ضبیعہ بن زید سے تھا۔ آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے کہ ابو عامر عبد عمرو بن صیفی بن نعمان بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس (۳۵) ابو عامر قبیلہ اوس کے سربر آوردہ اور معزز لوگوں میں سے تھا اس نے زمانہ جاہلیت ہی میں رہبانیت اختیار کر لی تھی یہ موٹے کپڑے پہنا کرتا تھا اس وجہ سے وہ راہب کہلاتا تھا (۳۶) ابو عامر عبد اللہ بن ابیّ کا خالہ زاد بھائی تھا اور سردار بننے اور قیادت کرنے میں یہ عبد اللہ بن اُبی کے مقابلے کا شخص تھا۔(۳۷)

ابن سعد رقمطراز ہے کہ ابو عامر بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو (ہجرت سے قبل) رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتا تھا اور لوگوں سے آپ ﷺ کے ظاہر ہونے (بعثت) کا وعدہ کرتا تھا زمانہ جاہلیت میں عابد بن گیا تھا۔اس نے ٹاٹ (کا کُرتا) پہن لیا تھا اور رہبانیت اختیار کر لی تھی جب اللہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کر دیا تو اس نے حسد کیا، بغاوت کی اور اپنے کفر پر قائم رہا (۳۸) رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا: "اسے راہب نہ کہو بلکہ

اسے فاسق (نافرمان) کہو۔"[۳۹] ابن سعد رقمطراز ہے کہ ابو عامر مشرکین کے ہمراہ غزوہ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف جنگ میں شامل تھا۔[۴۰] اس کے بعد غزوہ احد میں ابو عامر نے قریش مکہ کو بھڑکا بھڑکا کر جنگ کے لیے آمادہ کیا۔[۴۱] غزوہ احد کے موقع پر جنگ سے قبل قریش مکہ نے ابو عامر کے مشورے سے میدان میں چھوٹے چھوٹے گڑھے کھدوائے تھے اور دوران جنگ افراتفری کے باعث رسول اللہ ﷺ زخمی حالت میں ایک گڑھے میں گر گئے اور صحابہؓ نے آپ ﷺ کو باہر نکالا تھا۔

کتب سیر میں غزوہ خندق ۵ھ اور صلح حدیبیہ ۶ھ کے حوالے سے ابو عامر کی شرکت کا کوئی ذکر نہیں ملتا۔ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو ابو عامر نے طائف کا رخ کیا اور جب اہل طائف نے بھی اسلام قبول کر لیا تو وہ شام کی طرف نکل گیا۔[۴۲] شام میں رومیوں کو ریاست نبوی ﷺ پر حملہ کرنے کے لیے بھڑکاتا رہا۔ نیز مسجد ضرار کی منصوبہ بندی میں عبد اللہ بن ابیّ اور دوسرے اکابرین منافقین کے علاوہ ابو عامر راہب کا دماغ بھی شامل تھا اور مسجد ضرار کا مدعا یہ تھا کہ ابو عامر کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو مدد پہنچائی جاسکے۔[۴۳] بہر حال غزوہ تبوک کے کچھ عرصہ بعد ابو عامر راہب شام ہی میں غربت اور مسافرت کی حالت میں تنہائی میں مر گیا۔[۴۴]

۱۰۔ مربع بن قیظیٰ

مربع بن قیظیٰ کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو النبیت سے تھا اور نامور منافقین میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ آپ کا نسب نامہ یہ تھا مربع بن قیظیٰ بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن النبیت (عمرو) بن مالک بن اوس۔[۴۵] مربع بن قیظیٰ سرکردہ منافقین میں سے تھا اور ساتھ ہی نابینا تھا اس کا تذکرہ صرف غزوہ احد (۳ھ) کے موقع پر ملتا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے احد تک جانے کے ارادے سے اس کے باغ سے گزرنے کی اجازت چاہی تو اس نے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور کہا "اے محمد ﷺ! اگر تم نبی ہو تو میں تمہیں اپنے باغ سے گزرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔" اس کے بعد اس نے اپنے ہاتھ میں مٹھی بھر خاک لی اور کہنے لگا "اگر مجھے یہ یقین ہو تا کہ یہ مٹی تمہارے علاوہ کسی اور کے چہرے پر نہیں پڑے گی تو اسے تمہارے منہ پر پھینک دیتا۔" اس بد تمیزی پر صحابہؓ اس کو مارنے کے لیے دوڑے لیکن آپ ﷺ نے منع کرتے ہوئے فرمایا۔ "اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ دل سے بھی اندھا ہے اور آنکھوں سے بھی اندھا ہے" تاہم اس دوران قبیلہ اوس کے ایک صحابی سعدؓ بن زید الاشہلی نے کمان مار کر اس کو زخمی کر دیا تھا۔[۴۶]

۱۱۔ اوس بن قیظیٰ

اوس بن قیظیٰ کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا اور شمار اہم منافقین میں ہوتا تھا۔ آپ کا نسب نامہ یہ تھا اوس بن قیظی بن عمرو

بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن النبیت (عمرو) بن مالک بن اوس، مربع بن قیظیٰ اس کا بھائی تھا جو اہم منافقین میں سے تھا اور یہ وہی شخص تھا جس نے غزوہ خندق کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا، "ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں اس لیے ہمیں جنگ میں شریک ہونے سے معذور سمجھا جائے تاکہ ہم اپنے گھروں میں واپس چلے جائیں۔"(۴۷) منافقین کی اسی حرکت کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی "وہ کہتے ہیں کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں ہیں ان کا مقصد صرف جنگ سے فرار حاصل کرنا ہے۔"(۴۸)

۱۲۔ ضحاک بن ثابت

ضحاک بن ثابت کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو عبد الاشہل کے بطن بنو کعب سے تعلق رکھتا تھا۔ اس پر منافقت اور یہود سے محبت کا الزام لگایا جاتا تھا کیونکہ ضحاک بن ثابت کے علاوہ بنو عبد الاشہل میں کوئی مرد یا عورت منافق کے طور پر مشہور نہیں تھا۔(۴۹)

۱۳۔ ودیعہ بن ثابت

مشہور منافق ودیعہ بن ثابت کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو امیہ بن زید بن مالک سے تھا اور اُن منافقین میں شامل تھا جنہوں نے مسجد ضرار کی تعمیر میں حصہ لیا تھا۔ ودیعہ کہا کرتا تھا کہ "ہم تو محض دل لگی کے طور پر ایسا کر رہے ہیں اور دل بہلا رہے ہیں۔"(۵۰) ودیعہ بن ثابت کے اس قول پر قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی جس کا ترجمہ ہے کہ "اگر تم ان سے پوچھو کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے تو فوراً کہہ دیں گے کہ ہم تو ہنسی مذاق اور دل لگی کر رہے تھے ان سے کہو کہ کیا تمہاری ہنسی مذاق اور دل لگی اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ تھی۔"(۵۱)

۱۴۔ بشیر بن اُبیرق

بشیر بن اُبیرق کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو ظفر سے تھا اور اس کی کنیت ابو طعمہ تھی بشیر کے والد اُبیرق کا اصل نام حارث تھا۔ آپ کا نسب نامہ یہ ہے بشیر بن اُبیرق (حارث) بن عمرو بن حارثہ بن ھیثم بن ظفر بن خزرج بن النبیت (عمرو) بن مالک بن الاوس۔ بشیر بن اُبیرق کی وجہ شہرت زرہوں کے چور کے طور پر تھی۔ بقول ابن حزم کے یہ شاعر بھی تھا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گوئی کرتا تھا اور منافق تھا، کہا جاتا ہے کہ ہجرت کے چوتھے سال (۴ھ) یہ مرتد ہو گیا تھا(۵۲)

بشیر بن اُبیرق کے نفاق اور حرکات سے متعلق یہ آیت نازل ہوئی "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کی حمایت کرکے کوئی جھگڑا پیدا نہ کرو جو خود اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو بد دیانت اور زیادہ گنہگار ہو۔"(۵۳)

۱۵۔ کنانہ بن صوریا

کنانہ بن صوریا کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو حارثہ بن حارث سے تھا اس کا شمار نامی گرامی منافقین مین ہوتا تھا۔[۵۴] یہودی مذہب سے تعلق کی وجہ سے اس کا شمار بھی اُن یہودیوں میں ہوتا تھا جنھوں نے منافقت سے اسلام قبول کیا۔ کنانہ بن صوریا اکثر وبیشتر دیگر منافقین کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں آیا کرتا تھا مسلمانوں سے گفتگو کرتا اور ان کی باتیں سننے کے بعد ان کا مذاق اڑا کر چلا جاتا تھا۔[۵۵]

۱۶۔ حاطب بن اُمیہ بن رافع

معروف منافق حاطب بن اُمیہ بن رافع کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو ظفر سے تھا اور یہ بوڑھا مگر موٹے تازے جسم کا مالک تھا۔ اس نے اپنی تمام عمر جاہلیت میں گزار دی یہ خود تو منافقین میں سر فہرست تھا تاہم اس کا بیٹا یزیدؓ بن حاطب صحابہ میں سے تھا جو غزوہ احد میں شدید زخمی ہوا۔ اسے اُٹھا کر بنو ظفر کے محلہ میں لایا گیا تو سب مسلمان جمع ہوئے اور جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس کے والد حاطب سے کہا: "اے حاطب تمہارے بیٹے کو جنت کی خوشخبری ہو۔" تو اس وقت حاطب بن امیہ کا نفاق ظاہر ہو گیا اور کہنے لگا "ہاں حرمل کا باغ نظر آرہا ہے تم لوگوں نے ایک مسکین کو دھوکا دے کر اس کی جان لے لی۔"[۵۶]

۱۷۔ خذام بن خالد

خذام بن خالد کا تعلق قبیلہ اوس کی شاخ بنو عبید بن زید سے تھا اور یہ مشہور منافقین کی فہرست میں شامل تھا ان کا نسب نامہ یہ ہے خذام بن خالد بن ثعلبہ بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس[۵۷] خذام اُن بارہ منافقین میں شامل تھا جنھوں نے مسجد ضرار بنائی تھی۔[۵۸]

۱۸۔ قُزمان

قزمان قبیلہ اوس کی شاخ بنو ظفر کا حلیف تھا اور یہ منافقین میں سے تھا رسول اللہ ﷺ اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ وہ یقیناً اہل جہنم میں سے ہے۔ غزوہ احد میں قزمان مشرکین کے خلاف مسلمانوں کے ساتھ شامل تھا اور اس نے مشرکین کے نو آدمیوں کو قتل کر دیا اور پھر خود بھی شدید زخمی ہو کر گر پڑا۔ اس کو بنو ظفر کے محلے میں لایا گیا تو ایک مسلمان نے اس سے کہا "اے قزمان تیرے لیے تو خوشخبری ہے کیونکہ تو نے آج کفار کے خلاف خوب شجاعت دکھائی" قزمان نے جواب دیا "مجھے کس بات کی خوشخبری دے رہے ہو میں نے تو صرف اپنی قوم کی حمایت میں جنگ کی اور اس کے علاوہ میرا کوئی دوسرا مقصد نہ تھا" جب اس کو زخم زیادہ تکلیف دینے لگے تو اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکال کر ہاتھ کی رگیں کاٹ ڈالیں اور خودکشی کرلی۔[۵۹]

قبیلہ خزرج کے منافقین

قبیلہ خزرج کے منافقین میں عبد اللہ بن اُبیَ، الجدّ بن قیس، سلسلہ بن برہام، عمرو بن قیس، رافع بن ودیعہ، زید بن عمرو، قیس بن عمرو بن سہل، حارث بن عمرو، مالک بن ابی قوقل، سوید اور داعس وغیرہ قابل ذکر ہیں جن میں سے سرکردہ منافقین کا مختصراً احال احوال درج ذیل ہے۔[۶۰]

۱۔ عبد اللہ بن اُبیَ

منافقین کا اہم اور سرکردہ رہنما عبد اللہ بن اُبیَ تھا آپ کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو غنم سے تھا ان کا نسب نامہ عبد اللہ بن ابیَ بن مالک بن حارث بن عبید بن مالک بن سالم الحبلی بن غنم بن عوف بن خزرج[۶۱] جبکہ سلول ایک خاتون کا نام تھا جس نے اُبیَ کی پرورش ماں کی طرح کی یعنی یہ عبد اللہ بن اُبیَ کی دادی تھی۔[۶۲] بقول ابن ہشام جس وقت رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ تشریف لائے اس وقت اہل مدینہ کا سردار عبد اللہ بن اُبیَ تھا اس کے علاوہ اوس و خزرج کے قبائل کبھی کسی اور شخص کو سردار کی حیثیت قبول کرنے پر تیار نہیں تھے یہ پہلا شخص تھا جس کے نام پر دونوں قبائل متفق ہوئے۔ عبد اللہ بن اُبیَ کے لیے اس کی قوم نے تاج بھی تیار کر لیا تھا تاکہ اس کی تاج پوشی کے بعد اس کو دونوں قبائل کا حاکم بنالیں۔ اسی دوران مدینہ میں اسلام کا ظہور ہوا تو قوم نے عبد اللہ بن اُبیَ کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا، اس وجہ سے اس کے دل میں اسلام کے لیے کینہ اور نفرت پیدا ہو گئی اور وہ یہ سمجھنے لگا کہ اسلام کی وجہ سے اس کی حکومت چھن گئی لیکن جب اس نے دیکھا کہ قوم کے لوگ اسلام کے سوا کوئی بات نہیں مانتے تو خود بھی نہ چاہتے ہوئے اسلام قبول کر لیا[۶۳] لیکن اس کے دل میں نفاق اور کینہ قائم رہا۔

عبد اللہ بن اُبیَ اور اس کے گروہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن غزوہ بدر میں مسلمانوں کی کامیابی سے مرعوب ہو کر کھلے عام اپنے اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا لیکن اس کے اسلام میں خلوص نہیں تھا اس لیے تاریخ اسلام میں "رئیس المنافقین" کے لقب سے مشہور ہوا[۶۴] غزوہ بدر کے بعد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہودی قبیلہ قنیقاع کی بدعہدی پر ان کے قلعے کا محاصرہ کیا۔ جو پندرہ روز تک جاری رہا۔[۶۵] رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عبد اللہ بن ابیَ کی سفارش پر بنو قینقاع کو قتل نہیں کیا تاہم انہیں مدینہ سے جلاوطن کر دیا۔

غزوہ اُحد کے موقع پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے عبد اللہ بن ابیَ کی تجویز کی حمایت کی لیکن بعد میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اکثریت کی رائے پر مدینہ سے باہر جنگ کرنے کا فیصلہ کیا اس رائے کو عبد اللہ بن ابیَ نے ناپسند کرتے ہوئے اپنے ایک تہائی آدمیوں کو ساتھ لے کر الگ ہو کر واپس ہو گیا[۶۶] ابتداء میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلاف عبد اللہ بن ابیَ کی

سرگرمیاں زبانی نکتہ چینی تک محدود تھیں لیکن بعد میں وہ آپ ﷺ کے خلاف سازشیں بھی کرنے لگا۔ یہودی قبیلہ بنو نضیر کو رسول اللہ ﷺ کے خلاف تعاون کا یقین دلایا تھا۔"(۶۷)

شعبان ۶ھ میں غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر عبد اللہ بن اُبَیّ نے ایک انصاری اور ایک مہاجر کے درمیان بدگمانی پیدا کرنے کی کوشش کی اور ساتھ ہی مسلمانوں کو مدینہ سے نکالنے کے خواب دیکھنے لگے (۶۸) ان دونوں قبیلوں میں فتنے کی آگ بھڑک اٹھتی اور یہ آپس میں لڑ پڑتے مگر رسول اللہ ﷺ درمیان میں آگئے اور علیؓ نے مداخلت کر کے معاملہ رفع دفع کر دیا(۶۹) غزوہ بنو مصطلق سے واپسی کے بعد افک کا واقعہ پیش آیا اس قصے کو بڑھانے اور پھیلانے میں بڑا حصہ عبد اللہ بن ابیَ کا تھا۔(۷۰)

غزوہ تبوک کے موقع پر عبد اللہ بن ابیَ نے اپنا الگ لشکر رسول اللہ ﷺ کے لشکر سے چند فاصلے پر ذباب پہاڑ کی جانب ٹھہرایا پھر جب رسول اللہ ﷺ کا لشکر روانہ ہو گیا تو عبد اللہ بن ابیَ ان منافقین کو لے کر جو اس کے ساتھ تھے پیچھے لوٹ آیا۔(۷۱) غزوہ تبوک سے واپسی کے چند روز بعد عبد اللہ بن ابیَ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اپنی قمیض اس کے کفن کے لیے دی لیکن آئندہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منافقین کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع فرمادیا(۷۲) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات تک کسی منافق کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔

عبد اللہ بن ابیَ کا کردار ہمیشہ ہی مشتبہ رہا اور اس پر کئی مرتبہ اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور غداری کے الزامات بھی عائد ہوئے لیکن ہر مرتبہ اسے شک کا فائدہ دیا گیا کیونکہ وہ نہ صرف منہ سے ہمیشہ خود کو مسلمان کہتا تھا بلکہ ظاہراً اسلام کی حمایت کا دم بھی بھرا کرتا تھا۔(۷۳)

۲۔ الجد بن قیس

الجد بن قیس کا شمار قبیلہ خزرج کے نامور منافقین میں ہوتا تھا آپ کا تعلق بنو جشم بن خزرج کی شاخ سلمہ سے تھا۔ الجد کا نسب نامہ کچھ یوں ہے۔ الجد بن قیس بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج(۷۴) اور کنیت ابو دھب تھی۔(۷۵) رسول اللہ ﷺ نے ہجرت مدینہ کے بعد بشر بن براءؓ کو بنو سلمہ کا سردار نامزد کیا جو براء بن معرورؓ کے بیٹے تھے اور الجد بن قیس اپنی سرداری کے اعزاز سے ہٹائے جانے پر نفاق کے باعث عبد اللہ بن ابیَ کے گروہ (منافقین) میں شامل ہو گیا کیونکہ ان دونوں کا معاملہ (سرداری سے محرومی) تقریباً ایک جیسا تھا۔

الجد بن قیس صلح حدیبیہ کے موقع پر موجود تھا لیکن اس نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ

بیعت سے بچنے کے لیے اونٹنی کی آڑ لے کر چھپ گیا تھا۔[۷۶] رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک کی تیاری میں مصروف تھے تو اسی دوران آپ ﷺ نے الجد بن قیس سے کہا: "اے جد! کیا رومیوں سے جنگ اور مقابلہ کی غرض سے تمہارے لیے یہ سال صحیح ہے۔" اس نے کہا: "یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ یہ کر سکتے ہیں کہ مجھے رخصت دے دیں اور امتحان میں نہ ڈالیں کیونکہ خدا کی قسم! میری قوم کو معلوم ہے کہ مجھ سے زیادہ عورتوں پر جان دینے والا کوئی آدمی نہیں اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں رومیوں کی عورتوں کو دیکھوں گا تو برداشت نہ کر سکوں گا۔" یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے اس سے منہ پھیر دیا اور فرمایا "میری طرف سے تمہیں (رخصت کی) اجازت ہے۔"[۷۷] الجد بن قیس کے بارے میں قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی "اور ان میں سے کوئی تو کہتا ہے کہ مجھے رخصت دے دیجئے اور آزمائش میں نہ ڈالیے۔ سن لو فتنے میں ہی تو یہ لوگ پڑے ہوئے ہیں اور جہنم نے ان کو مکمل طور پر گھیر رکھا ہے۔"[۷۸]

۳۔ سلسلہ بن برہام

سلسلہ بن برہام کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تھا اس کا شمار معروف منافقین میں کیا جاتا تھا۔[۷۹] یہ یہودی مذہب سے تعلق رکھتا تھا بعد ازاں منافقت اختیار کر کے مسلمان ہو گیا اس وجہ سے اس کا شمار بھی اُن یہودیوں میں ہوتا تھا جنھوں نے منافقت سے اسلام قبول کیا۔ سلسلہ بن برہام اکثر و بیشتر دیگر منافقین کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں آیا کرتا تھا مسلمانوں سے گفتگو کرتا اور ان کی باتیں سننے کے بعد ان کا مذاق اڑا کر چلا جاتا تھا۔[۸۰]

۴۔ عمرو بن قیس

عمرو بن قیس کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو غنم بن مالک بن نجار سے تھا اور عہد جاہلیت میں ان کے بتوں کا پجاری (مجاور) تھا۔ اس نے منافقت اختیار کر کے اسلام قبول کر لیا یہ بھی ان منافقین میں شامل تھا جو مسجد نبوی ﷺ میں مسلمانوں کی مجلس میں شریک ہوتے، اُن کی گفتگو سنتے اور پھر ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ ایک دن چند منافقین مسجد میں بیٹھے آپس میں سرگوشیاں کر رہے تھے ان منافقین میں عمرو بن قیس بھی شریک تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سب (منافقین) کو مسجد سے باہر نکال دینے کا حکم صادر فرمایا۔"[۸۱]

۵۔ رافع بن ودیعہ

رافع بن ودیعہ کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو نجار سے تھا۔[۸۲] رافع کا شمار بھی اُن منافقین میں ہوتا تھا جو مسجد نبوی ﷺ میں مسلمانوں کے ساتھ اُن کی مجالس میں شریک ہوتے تھے اور پھر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ایسے منافقین کو مسجد سے نکال دیا گیا۔ ان منافقین میں رافع بن ودیعہ بھی شامل تھا۔[۸۳]

۶۔ زید بن عمرو

قبیلہ خزرج کے اہم و مشہور منافقین میں سے ایک نام زید بن عمرو کا بھی تھا۔[۸۴] زید بن عمرو واحد منافق تھا جس کی داڑھی بہت لمبی تھی یہ مسجد نبوی ﷺ میں آکر مسلمانوں کی مجلسوں میں شریک ہوتا تھا لیکن ان کی گفتگو سننے کے بعد ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ انھی حرکتوں پر رسول اللہ ﷺ نے زید بن عمرہ سمیت کچھ دیگر منافقین کو مسجد نبوی سے نکالنے کا حکم دے دیا۔ زید بن عمرو کو عمارہ بن حزم انصاریؓ نے اس کو داڑھی سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے مسجد سے نکال دیا۔[۸۵]

۷۔ قیس بن عمرو بن سہل

قیس بن عمرو بن سہل کا تعلق قبیلہ خزرج سے تھا اور نامور منافقین میں شامل تھا۔[۸۶] منافقین میں قیس واحد کمسن نوجوان تھا۔ ابن ہشام رقمطراز ہے کہ نوجوانوں میں سے اس کے علاوہ کسی اور منافق کے بارے میں علم نہیں ہوا۔ قیس بن عمرو مسجد نبوی ﷺ میں مسلمانوں کی گفتگو سنتا اور اس کے بعد ان کا مذاق اڑاتا تھا اس پر رسول اللہ ﷺ نے اسے مسجد سے نکالنے کا فرمان جاری کیا تو صحابی رسول ﷺ ابو محمد مسعود بن اوسؓ نے قیس بن عمرو کو گردن سے پکڑ کر دھکیلتے ہوئے مسجد سے نکال دیا۔[۸۷]

۸۔ حارث بن عمرو

قبیلہ خزرج کے سرکردہ منافقین میں حارث بن عمرو بھی شامل تھا۔[۸۸] یہ بھی انھی منافقین میں شامل تھا جو باقاعدگی سے مسجد نبوی ﷺ میں مسلمانوں کی مجالس میں شریک ہوتا لیکن گفتگو سننے کے بعد یہ مسلمانوں کا مذاق اڑاتے تھے۔ جن منافقین کو ان کی حرکتوں کی وجہ سے مسجد نبوی ﷺ سے باہر نکال دیا تھا ان میں حارث بن عمرو بھی شامل تھا اس کو ایک صحابی عبد اللہ بن حارث الزرقیؓ نے اس کو سر کے بالوں سے پکڑ کر کھینچتے ہوئے مسجد سے باہر نکال دیا۔[۸۹]

۹۔ مالک بن ابی قوقل

مالک بن ابیَ قوقل کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عوف سے تھا یہ عبد اللہ بن اُبی کے قریبی ساتھیوں میں سے تھا اس وجہ سے مالک بن ابیَ قوقل کا شمار منافقین کے سربر آوردہ افراد میں ہوتا تھا نفاق کے تمام معاملات میں یہ عبد اللہ بن ابیؒ کا مشیر خاص تھا اور ہر اہم معاملے میں عبد اللہ بن ابیؒ اس کی رائے کو اہمیت دیتا تھا۔[۹۰]

۱۰۔ سوید

سوید کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عوف سے تھا اور سوید کا شمار مشہور منافقین میں ہوتا تھا۔ یہ عبد اللہ بن اُبی کے

قریبی اور قابل اعتماد ساتھیوں میں شامل تھا۔[۹۱]

۱۱۔ داعس

داعس کا تعلق قبیلہ خزرج کی شاخ بنو عوف سے تھا اس کا شمار نامور اور اہم منافقین میں ہوتا تھا۔ یہ عبد اللہ بن اُبی کے قابل بھروسہ ساتھیوں میں سے ایک تھا اور اسی وجہ سے اس کو اہمیت حاصل تھی۔[۹۲]

یہودی نژاد منافقین

یہود کے وہ علماء جنھوں نے منافقت اختیار کرتے ہوئے اسلام قبول کیا ان میں بنو قنیقاع میں سے رفاعہ بن زید بن تابوت، زید بن لُصیت، رافع بن حُریملہ، سعد بن حنیف اور نعمان بن اوفیٰ وغیرہ قابل ذکر ہیں جن میں سے سر کردہ منافقین کی مختصراً احوال بیان کیا جاتا ہے۔[۹۳]

۱۔ رفاعہ بن زید بن تابوت

یہودی نژاد رفاعہ بن زید بن تابوت کا تعلق بنو قنیقاع سے تھا۔ اس کا شمار روسائے یہود اور اہم سر کردہ منافقین میں ہوتا تھا اس کے ساتھ ساتھ منافقین کا زبردست پشت پناہ بھی تھا آپ کا شمار اُن یہود میں ہوتا تھا جنہوں نے منافقت سے اسلام قبول کیا تھا۔[۹۴] رفاعہ بن زید نے بظاہر اسلام قبول کرنے کا اظہار کیا تھا مگر اس کا اسلام منافقانہ تھا اور مسلمانوں سے اس کا میل جول اور تعلقات قائم تھے چند انصاری صحابہؓ کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات استوار تھے اور اکثر اپنے چند یہودی ساتھیوں کے ساتھ انصار کی محفلوں میں شامل ہو کر انہیں نصیحتیں کیا کرتا تھا کہ "تم اپنا مال زیادہ خرچ نہ کرو (یعنی راہ خدا میں نہ دو) کیونکہ اس طرح تمہارے محتاج ہو جانے کا خطرہ ہے مال خرچ کرنے میں کبھی جلدی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ کچھ معلوم نہیں کہ کل کیا حالات پیش آئیں۔"[۹۵]

رفاعہ بن زید بن تابوت اکثر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کرتا تھا اور جب بھی آپ ﷺ سے گفتگو کرتا تو یہ (جان بوجھ کر) لہجہ بدل کر اور زبان (الفاظ) کو توڑ مروڑ کر بات کرتا تھا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ سے کہا "اے محمد ﷺ ہماری طرف توجہ کیجئے تاکہ ہم آپ ﷺ کو سمجھا دیں۔" پھر اس نے اسلام پر طعنہ زنی اور عیب جوئی شروع کر دی۔ رفاعہ بن زید بن تابوت اپنی گفتگو کے دوران ذو معنی الفاظ و جملے استعمال کرتا تھا جو مثبت و منفی دونوں نوعیت کے ہوتے تھے۔[۹۶] ۶ھ غزوہ بنو مصطلق سے واپسی پر راستے میں بہت تیز آندھی چلی جس سے مسلمان خوفزدہ ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ اس (آندھی) سے نہ ڈرو کیونکہ یہ تو کافروں کے ایک بڑے سرغنہ کی موت کے لیے چلی ہے۔" بالفاظ دیگر "تم لوگ گھبراؤ نہیں یہ طوفان کسی بڑے کافر کی موت کی وجہ سے آیا ہے۔" چنانچہ

جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ رفاعہ بن زید بن تابوت نے اس روز وفات پائی جس روز وہ تیز ہوا (آندھی) چلی تھی۔[۹۷]

۲۔ زید بن لصیت

یہودی نژاد زید بن لصیت کا شمار بنو قنیقاع کے بااثر علماء میں ہوتا تھا انہوں نے منافقت اختیار کرتے ہوئے اسلام قبول کیا۔ ہجرت مدینہ سے لے کر غزوہ حنین تک زید کی سرگرمیوں کا تذکرہ نہیں ملتا، البتہ غزوہ تبوک کے موقع پر یہ موجود اور شریک تھا اور ایک صحابی عمارہ بن حزم انصاریؓ کے ساتھ اس کے کجاوے میں بیٹھا تھا۔ تبوک کے راستے میں کسی جگہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اونٹنی گم ہو گئی تو زید بن لصیت نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اونٹنی کے کھو جانے پر طنزیہ کہا تھا: "محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دعویٰ تو یہ کرتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے اور حال اس کا یہ ہے کہ وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ اس کی اونٹنی کہاں ہے؟"[۹۸]

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بذریعہ وحی اس بات کی خبر ہو گئی اور اللہ تعالی کی طرف سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اونٹنی کے متعلق بھی بتایا گیا چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ تعالی نے مجھے بتا دیا ہے کہ اونٹنی کہاں ہے وہ اس وادی میں ہے فلاں گھاٹی میں مہار پھنسنے کی وجہ سے ایک درخت نے اسے روک لیا ہے۔ اس لیے تم لوگ جاؤ اور اسے لے کر آؤ۔" چنانچہ مسلمانوں میں سے چند آدمی گئے اور انہوں نے اونٹنی کو اسی حالت میں پایا جیسا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تھا۔

بعض روایات کے مطابق کہ زید بن لصیت نے اس کے بعد توبہ کر لی جبکہ ایک روایت کے مطابق وہ مرتے دم تک اس نفاق کی برائی میں مبتلا رہا۔[۹۹]

۳۔ رافع بن حریملہ

رافع بن حریملہ بنو قنیقاع کے ان روسائے یہود میں سے ایک تھا جنھوں نے منافقت کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔[۱۰۰] کتب سیر میں رافع کا غزوات میں شرکت کرنے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا تاہم اکثر و بیشتر یہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فضول سوالات کرتا رہتا تھا ایک دفعہ یہ وھب بن زید کے ساتھ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کہا کہ "اے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہمارے پاس کوئی ایسی کتاب لائیے جو ہم پر آسمان سے اُترے تاکہ ہم اسے پڑھیں اور ہمارے لیے نہریں بہا دیجئے تاکہ ہم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیروی کریں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سچائی کو تسلیم کریں۔"[۱۰۱] رافع بن حریملہ کے اس قول کے متعلق سورہ البقرۃ کی یہ آیت نازل ہوئی، "تو کیا تم اپنے رسول سے اسی قسم کے سوالات اور مطالبے کرنا چاہتے ہو کہ جیسے اس سے پہلے موسیٰؑ سے کئے جا چکے ہیں۔ حالانکہ جس شخص نے ایمان کی روش کو کفر کی روش سے بدل دیا تو یقیناً وہ راہ

راستہ سے بھٹک گیا۔"[۱۰۲]

ایک اور موقع پر رافع بن حریملہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا تھا کہ "اے محمد ﷺ اگر آپ ﷺ واقعی اپنے دعویٰ کے مطابق اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر ہیں تو اللہ سے کہے کہ وہ ہم سے باتیں کریں اور ہم اللہ کی باتیں سنیں۔"[۱۰۳] اس کی ان باتوں پر قرآن کی سورہ البقرۃ کی یہ آیت نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "نادان لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہم سے بات کیوں نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آتی۔ایسی ہی باتیں ان سے پہلے لوگ بھی کیا کرتے تھے ان سب (اگلے پچھلے گمراہوں) کے دل اور ذہن ایک جیسے ہیں۔یقین رکھنے والوں کے لیے تو ہم نے کھلی کھلی نشانیاں پیش کر دی ہیں۔"[۱۰۴] جب ۹ھ میں نجران کے عیسائی مدینہ آئے تھے تو رافع بن حریملہ نے عیسائیوں سے کہا کہ "تم کسی بات پر قائم رہنے والے نہیں ہو" پھر اس نے عیسیؑ اور انجیل کا بھی انکار کیا۔[۱۰۵] جب رافع بن حریملہ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "منافقوں کے سرداروں میں سے آج ایک سردار مر گیا۔"[۱۰۶]

مُنافق اعراب (بدّو)

قبیلہ اوس و خزرج کے علاوہ مدینہ کے اطراف میں رہائش پزیر ایسے اعراب (بدّو) بھی تھے جنھوں نے منافقت اختیار کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور جن کا ذکر قرآن میں سورہ الفتح اور سورہ التوبہ میں آیا ہے۔(۱۰۷) دیہاتی (اعرابی) منافقین کے ناموں کا ذکر سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں نہیں ملتا تاہم اتنا ضرور تحریر ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر کچھ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جنگ میں شرکت نہ کرنے کی معذرت چاہی تھی۔مولانا عبدالرؤف دانا پوری نے اپنی تصنیف "اصح السیر" میں صرف ایک دیہاتی منافق کا تذکرہ کیا ہے جس کا نام ابو خاطر الاعرابی لکھا ہے۔اور یہ اُن چودہ منافقین میں شامل تھا جنھوں نے غزوہ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کو گھاٹی سے گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔[۱۰۸]

مُنافق خواتین

منافق عورتوں کا تذکرہ بطور صیغہ جمع "المنفقت" قرآن پاک کی چار سورتوں سورہ التوبہ، آیت ۶۷۔۶۸، سورہ الاحزاب، آیت ۷۳، سورہ الفتح، آیت ۶ اور سورہ الحدید، آیت ۱۳ میں پانچ بار منافق مردوں کے ساتھ آیا ہے۔[۱۰۹] نفاق کے حوالے سے منافق عورتوں کو بھی منافق مردوں کے مماثل (ایک جیسا ذہن رکھنے والے) قرار دیا گیا ہے اور منافق عورتوں کے لیے بھی عذاب جہنم کا ذکر کیا گیا ہے۔کسی بھی منافق خاتون کا نام یا تذکرہ سیرت اور کتب

تاریخ میں نہیں ملتا۔ قوی گمان یہ ہے کہ منافق عورتوں سے مراد انہی منافق مردوں کی بیویاں ہوں جو انھی کی طرح کے خیالات و سوچ رکھتی ہوں۔ (واللہ عالم بالصواب)

خلاصہ کلام

منافقین کا تعلق یہودیوں اور عربوں دونوں طبقات سے تھا خاص کر مدینہ کے عرب قبائل بنو اوس و خزرج میں ان کی اکثریت تھی اس لیے قبائل اوس و خزرج کے سرکردہ منافقین ان کا نسبی تعلق اور ساتھ میں منافقین کے شجرہ نسب کو علم الانساب کی روشنی میں واضح کیا گیا۔ منافقین کے طبقہ میں بنو قنیقاع کے چند یہود، مدینہ کے گرد آباد بدّو (اعرابی) اور منافقین خواتین کا ذکر بھی کیا گیا۔ منافقین کی اکثریت قبیلہ خزرج سے تھی کیونکہ قبیلہ خزرج بنو اوس کی نسبت بڑا قبیلہ تھا جس کی تصریح علم الانساب کی کتب سے بھی ملتی ہے۔ قبیلہ خزرج کے منافقین زیادہ تعداد ہونے کے باوجود گمنام و غیر معروف رہے اس لیے ان کے نام نہیں ملتے سوائے عبد اللہ بن ابیّ خزرجی اور الجد بن قیس خزرجی کے جو اپنے نفاق کے باعث منظر عام پر آئے جبکہ مشہور منافقین کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا جن کے نام کتب سیر میں ملتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ علامہ شبلی نعمانی۔ سیرت النبی ﷺ، ج ۱، اعظم گڑھ: معارف، ۱۳۳۶ھ، ص ۳۶۵

۲۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، لاہور: الفیصل ناشران و تاجران کتب اُردو بازار، جون 2015ء،، ص ۶۰۸

۳۔ محمد یسین مظہر صدیقی۔ عہد نبوی ﷺ میں تنظیم ریاست و حکومت، نقوش رسول، محمد طفیل، رسول نمبر، ج ۵، ش م ۱۳۰، لاہور: ادارہ فروغ اُردو، دسمبر ۱۹۸۲ء،، ص ۳۷۷

۴۔ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری۔ الرحیق المختوم، لاہور: المکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ، اکتوبر ۱۹۹۵ء، ص ۳۴۵

۵۔ محمد ابن سعد۔ طبقات ابن سعد، (ترجمہ) علامہ عبد اللہ العمادی، ج ۱، کراچی: نفیس اکیڈمی اُردو بازار، تاریخ ندارد، ص ۲۹۵

۶۔ عبد اللہ قاضی۔ بدر سے تبوک تک، لاہور: مکتبہ قدوسیہ غزنی اسٹریٹ اُردو بازار، اپریل ۱۹۹۴ء، ص ۲۶۹

۷۔ محمد شمیم اختر قاسمی۔ منافقین اور اخلاق رسول ﷺ، ج ۸۹، ش م ۴، دار العلوم، کراچی، ماہنامہ، اپریل ۲۰۰۵ء، ص ۵

۸۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۶۱۳۔ ۶۲۰، ۶۱۵

۹۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۱۳

۱۰۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۶

۱۱۔ ابو محمد علی بن احمد ابن حزم اندلسی۔ جمہرۃ الانساب العرب، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، لبنان، طبع الثالثہ ۲۰۰۳ء)، ص ۳۳۷

۱۲۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ا، ص ۵۰۲
۱۳۔ حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر۔ تاریخ ابن کثیر (البدایہ والنھایہ)"، (ترجمہ) پروفیسر کوکب شادانی، ج ۳، کراچی: نفیس اکیڈمی اُردو بازار، طبع اول جون ۱۹۸۷ء، ص ۲۴۲
۱۴۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ا، ص ۶۱۳
۱۵۔ القرآن، سورۃ التوبہ، آیت ۴۷
۱۶۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ا، ص ۶۱۵
۱۷۔ ایضاً، ج ا، ص ۶۱۴
۱۸۔ ایضاً، ج ا، ص ۶۱۵
۱۹۔ محمد ابن سعد۔ طبقات ابن سعد، (ترجمہ) علامہ عبد اللہ العمادی، ج ۴، ص ۹۴
۲۰۔ ایضاً، ج ۴، ص ۴۸ (بتذکرہ سہل بن حنیف)، ص ۳۸۴ (بتذکرہ ثابت بن ودیعہ)
۲۱۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۲، ص ۶۰۵
۲۲۔ ایضاً، ج ا، ص ۶۱۵
۲۳۔ ھشام بن محمد ابن سائب کلبی۔ جمہرۃ النسب، (بیروت: طبع الاولیٰ ۱۹۸۶ء)، ص ۶۲۴
۲۴۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ا، ص ۶۱۵
۲۵۔ حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر۔ تاریخ ابن کثیر (البدایہ والنھایہ)"، (ترجمہ) پروفیسر کوکب شادانی، ج ۳، ص ۲۴۳
۲۶۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ا، ص ۶۱۵
۲۷۔ القرآن، سورۃ التوبہ، آیت ۶۱
۲۸۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ا، ص ۶۱۵
۲۹۔ ایضاً، ج ا، ص ۶۱۶
۳۰۔ ایضاً، ج ا، ص ۶۱۶
۳۱۔ ھشام بن محمد ابن سائب کلبی۔ جمہرۃ النسب، ص ۶۳۰
۳۲۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۲، ص ۶۰۵
۳۳۔ عز الدین ابو الحسن علی ابن اثیر۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، (ترجمہ) مولانا محمد عبد الشکور فاروقی، ج ۹، لاہور: عبد اللہ اکیڈمی، تاریخ ندارد، ص ۳۸۸ (بتذکرہ یزید بن جاریہ بن عامر)
۳۴۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۲، ص ۶۰۵
۳۵۔ ابو محمد علی بن احمد ابن حزم اندلسی۔ جمہرۃ الانساب العرب، ص ۳۳۳
۳۶۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ا، ص ۱۴۷
۳۷۔ محمد ابن سعد۔ طبقات ابن سعد، (ترجمہ) علامہ عبد اللہ العمادی، ج ۴، ص ۸۹ (تذکرہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن اُبی)

۳۸۔ محمد ابن سعد۔ طبقات ابن سعد، (ترجمہ) علامہ عبد اللہ العمادی، ج ۴، ص ۸۹ (تذکرہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن اُبی)
۳۹۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۵۱۷
۴۰۔ محمد ابن سعد۔ طبقات ابن سعد، (ترجمہ) علامہ عبد اللہ العمادی، ج ۴، ص ۸۹ (تذکرہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن اُبی)
۴۱۔ مولانا صفی الرحمن مبارکپوری۔ الرحیق المختوم، ص ۳۵۱
۴۲۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۶۱۷
۴۳۔ محمد طفیل۔ نقوش رسول نمبر، ج ۵، ش م ۱۳۰، ص ۳۰۳
۴۴۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۶۱۷
۴۵۔ ابو محمد علی بن احمد ابن حزم اندلسی۔ جمہرۃ الانساب العرب، ص ۳۴۱
۴۶۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۶۱۸
۴۷۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۱۸
۴۸۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت ۱۳
۴۹۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۶۲۰
۵۰۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۱۸
۵۱۔ القرآن، سورۃ التوبہ، آیت ۶۵
۵۲۔ ابو محمد علی بن احمد ابن حزم اندلسی۔ جمہرۃ الانساب العرب، ص ۳۴۳
۵۳۔ القرآن، سورۃ النساء، آیت ۱۷
۵۴۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۶۰۹
۵۵۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۵
۵۶۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۱۹ (ج ۲، ص ۵۵)
۵۷۔ محمد ابن سعد۔ طبقات ابن سعد، (ترجمہ) علامہ عبد اللہ العمادی، ج ۴، ص ۳۸۴ (بتذکرہ ثابت بن ودیعہ بن خذام)
۵۸۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی ج ۲، ص ۶۰۵
۵۹۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۰
۶۰۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۱۔ ۶۲۲
۶۱۔ ابو محمد علی بن احمد ابن حزم اندلسی۔ جمہرۃ الانساب العرب، ص ۳۴۵
۶۲۔ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۲، لاہور: دانش گاہ پنجاب، طبع اول ۱۹۷۳ء، ص ۶۹۷
۶۳۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۴۱۷
۶۴۔ دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۲، طبع اول ۱۹۷۳ء، ص ۶۹۷ (عبد اللہ بن اُبیّ)
۶۵۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۲، ص ۵۔ ۶

۶۶۔ ایضاً، ج ۲، ص ۲۶

۶۷۔ ایضاً، ج ۲، ص ۲۰۱

۶۸۔ ایضاً، ج ۲، ص ۳۲۶

۶۹۔ ایضاً، ج ۲، ص ۳۳۸

۷۰۔ ایضاً، ج ۲، ص ۳۳۷

۷۱۔ ایضاً، ج ۲، ص ۵۹۳

۷۲۔ ایضاً، ج ۲، ص ۶۳۹

۷۳۔ ضیاء الدین کرمانی۔ ابدی پیغام کے آخری پیغمبر، (ترجمہ) سید اختر حسین ہاشمی، کراچی: امر پرو سس لیاقت آباد، ۱۹۸۴ء، ص ۲۳۵

۷۴۔ ابو محمد علی بن احمد ابن حزم اندلسی۔ جمہرۃ الانساب العرب، ص ۳۵۹

۷۵۔ محمد ابن سعد۔ طبقات ابن سعد، (ترجمہ) علامہ عبد اللہ العمادی، ج ۴، ص ۱۰۷ (تذکرہ عبد اللہ بن الجد)

۷۶۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۲، ص ۳۵۶

۷۷۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۵۹۰

۷۸۔ القرآن، سورہ التوبہ، آیت ۴۹

۷۹۔ عبد الملک ابن ہشام۔ سیرت النبی ﷺ کامل، (ترجمہ) مولوی قطب الدین احمد محمودی، ج ۱، ص ۶۰۹

۸۰۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۴۔۶۲۵

۸۱۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۵، ۶۲۱

۸۲۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۱

۸۳۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۵

۸۴۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۱۔ ۶۲۲

۸۵۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۶

۸۶۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۱۔ ۶۲۲

۸۷۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۶

۸۸۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۱۔ ۶۲۲

۸۹۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۶

۹۰۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۲ (ج ۲، ص ۲۰۱)

۹۱۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۲ (ج ۲، ص ۲۰۱)

۹۲۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۲ (ج ۲، ص ۲۰۱)

۹۳۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۴۔ ۶۲۵

۹۴۔ ایضاً، ج ۲، ص ۳۲۸
۹۵۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۷۵
۹۶۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۷۶
۹۷۔ ایضاً، ج ۲، ص ۳۲۸
۹۸۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۴
۹۹۔ ایضاً، ج ۲، ص ۵۹۷
۱۰۰۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۴
۱۰۱۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۵۵
۱۰۲۔ القرآن، سورہ البقرہ، آیت ۱۰۸
۱۰۳۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۵۷
۱۰۴۔ القرآن، سورہ البقرہ، آیت ۱۱۸
۱۰۵۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۵۶
۱۰۶۔ ایضاً، ج ۱، ص ۶۲۴
۱۰۷۔ القرآن، سورہ الفتح، آیت ۱۱، سورہ التوبہ، آیت ۹۷۔۹۸، ۱۰۱
۱۰۸۔ عبدالرؤف داناپوری۔ اصح السیر مجلس نشریات اسلام، کراچی: ناظم آباد، ۱۹۸۱ء، ص ۳۳۲
۱۰۹۔ محمد فواد عبدالباقی۔ المعجم المفہرس لا الفاظ القرآن الکریم، (قاہرہ: دارالکتب المصریہ، اپریل ۱۹۴۵ء،) ص ۷۱۶